امام حافظ ابو الفدا عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ

سیرۃ النبی ﷺ

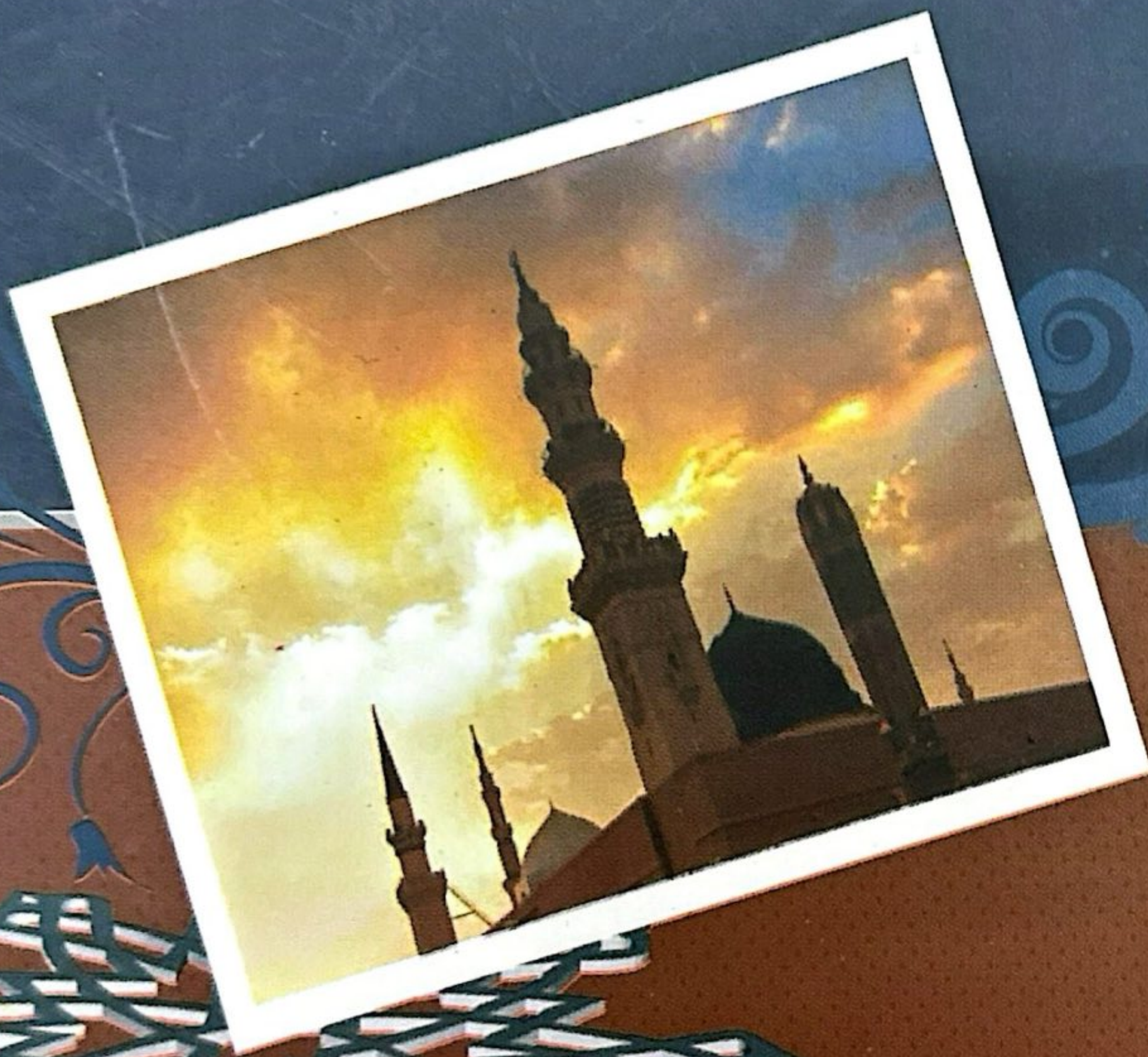

ترجمہ

مولانا ھدایت اللہ ندوی

مکتبہ قدوسیہ

واقعات عرب کا بیان ۲۷

عرب عاربہ ۲۷
عرب مستعربہ ۲۷
یمنی عرب ۲۷
بنی اسماعیل ۲۷
اسلم ۲۷
اوس، خزرج ۲۷
قحطانی اور عدنانی ۲۸
قضاعہ ۲۸
قضاعہ قحطانی ہیں ۲۸
جملہ عرب تین قبائل ہیں ۲۹
قصہ سبا ۲۹
وجہ تسمیہ ۳۰
بشارت ۳۰
سبا کیا ہے؟ ۳۰
شاہی القاب ۳۱
انبیاء ۳۱
سد مارب ۳۱
کفران نعمت ۳۲
ترک سکونت اور عیسائیت ۳۲
شاہ حبشہ کی حکومت ۳۴
ربیعہ بن نصر بن ابی حارثہ
بن عمرو بن عامر لخمی کا قصہ ۳۴
سطیح ۳۵
شق ۳۵
خواب مع تعبیر ۳۵
شق کی تعبیر ۳۶
احتیاطی تدابیر ۳۶
نعمان بن منذر ۳۶
تبع ابی کرب کا اہل مدینہ کے
ساتھ اچھے سلوک کا بیان ۳۷
تبان اسعد ۳۷
وجہ عناد ۳۷
تبع کا عقیدہ ۳۸
نصیحت آموز اشعار ۳۹
یمن میں یہودیت کیونکر پھیلی؟ ۴۰
فیصلہ کن آگ ۴۰
بت کدہ رآم ۴۰
تبع کا اسلام ۴۰
تبع کی لڑکیاں ۴۱
بھائی کا قتل موجب ہلاکت ۴۱
لخنیعة ذوشناتر کا
یمن پر غاصبانہ قبضہ ۴۲
ذونواس کی شکست
اور ارباط کی فتح ۴۳
ابرہہ اشرم کی بغاوت اور جنگ ۴۴
شاہ حبش کی ناراضگی
اور مسند حکومت ۴۴
ابرہہ کا ہاتھیوں کے ہمراہ
تخریب کعبہ کے عزم کا سبب ۴۴
قلیس کی تعمیر ۴۵
کنانی کا اشتعال اور لڑائی کا آغاز ۴۵
ذونفر اور نفیل کا مزاحم ہونا ۴۵
ابو رغال ۴۶
لات ۴۶
مکہ میں لوٹ مار ۴۶
رئیس مکہ کی طلبی ۴۶
اونٹوں کا مطالبہ ۴۷
دعا ۴۸
پرندوں کے ذریعہ عذاب ۴۸
ابابیل ۴۹
ابرہہ کی مذمت میں اشعار ۵۰
قلیس کا انجام ۵۲
حبشی حکومت کا زوال
سیف کے ہاتھوں ۵۲
تاج کسریٰ ۵۳
غمدان ۵۵
خواب شرمندہ تعبیر ۵۶
یمن پر نائب کسریٰ کی حکمرانی ۵۶
مراسلہ کسریٰ ۵۷
مکتوب نبویؐ اور کسریٰ کا انجام ۵۷
مکتوب گرامی ۵۷
یمن میں اشاعت اسلام ۵۸
بانی قلعہ حضر، ساطرون کا قصہ ۵۸
سابور ساسانی کا محاصرہ
اور ناقصات عاقل کا مظاہرہ ۵۹
رب خورنق ۶۱
طوائف الملوکی کا بیان ۶۲
آل اسماعیل کا تذکرہ ۶۲
جرہم ۶۲
اولاد اسماعیلؑ ۶۲
حکومت ۶۳
اساف و نائلہ کے مسخ کا زمانہ ۶۳
خزاعہ کی حکومت ۶۳
عمرو کی نصیحت ۶۵
خزاعہ اور عمرو بن لحی کا قصہ
اور عرب میں آغاز بت پرستی ۶۵
پتھر کی پوجا کا آغاز ۶۶
شرکیہ تلبیہ اور ابلیس کی ایجاد ۶۷
ابو خزاعہ کی تحقیق ۶۷
کافر کے ساتھ شکل و صورت
میں مشابہت ۶۸

عرب کی جہالت ۶۹
بت اور ان کے پرستار ۶۹
ود ۶۹
سواع ۶۹
یغوث ۶۹
یعوق ۶۹
نسر ۷۰
عم انس ۷۰
سعد ۷۰
ہبل ۷۰
اساف اور نائلہ ۷۰
قلس ۷۱
عزیٰ ۷۱
لات ۷۱
مناۃ ۷۱
ذوالخلصہ ۷۱
رآم ۷۱
رضاء ۷۱
ذوالکعبات ۷۲
حجاز کے جد اعلیٰ عدنان کا ذکر ۷۲
ارمیا نبی کا عجب واقعہ ۷۲
عدنان کا نسب ۷۳
شجرہ طیبہ ۷۴
حجازی عربوں کا عدنان تک سلسلہ نسب ۷۴
قریش کے نسب و فضل اور اس کے اشتقاق کا ذکر ۷۵
قریش ۷۵
سامہ بن لوی ۷۸
مناصب کی بقا ۸۲
دارالندرہ ۸۲
کھانے کا انتظام اور رفادہ ۸۳
حلیف المطیبین اور احلاف ۸۵
عبد مناف کی اولاد ۸۶

عہد جاہلیت کے شہرہ آفاق اعیان ۸۶

حاتم طائی ۸۸
حسن اخلاق کی قدر و قیمت ۸۸
فیاضی ۸۹
ایک خواہش ۹۰
حاتم کے منتخب اشعار ۹۰
عجیب واقعہ ۹۲
ام حاتم ۹۲
وصیت ۹۳
عبداللہ بن جدعان ۹۳
امراؤ القیس بن حجر کندی ۹۵
شعر نے حیات نو بخشی ۹۵
امیہ بن ابی الصلت ثقفی ۹۷
پیشین گوئی ۹۷
ابوسفیان کی حالت ۱۰۱
خواب ۱۰۱
فارعہ کا چشم دید واقعہ ۱۰۲
امیہ کا ارادہ اسلام ۱۰۴
عجیب واقعہ ۱۰۵
جانوروں کی زبان ۱۰۵
اچھے اشعار سننا ۱۰۶
سورج کا طلوع ہونا ۱۰۷
بحیرا راہب ۱۰۸
قس بن ساعدہ ایادی ۱۰۸
جارود کا اسلام لانا ۱۱۰
ایک عجیب واقعہ ۱۱۳
پیش گوئی ۱۱۵
قس ورقہ بن نوفل ۱۱۷
عامر بن ربیعہ ۱۲۰
کتابت حدیث ۱۲۱
عثمان بن حویرث ۱۲۳
عہد فترت کے کچھ حوادثات ۱۲۴
تعمیر کعبہ ۱۲۴
کعب بن لوی ۱۲۴
چاہ زمزم کی تجدید ۱۲۴
زمزم کا پانی ۱۲۷
وبل ۱۲۸
سقایہ ۱۲۸
عبدالمطلب کا اپنے ایک بیٹے کی قربانی کی نذر ماننا ۱۲۸
ہبل ۱۲۹
فتویٰ ۱۳۰
عبدالمطلب کا عبداللہ کی شادی آمنہ بنت وھب سے کرنا ۱۳۰
پیشین گوئی ۱۳۲

سیرت رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کا نسب ۱۳۳
اسمائے مبارک ۱۳۳
والد گرامی اور چچا ۱۳۳
پھوپھیاں ۱۳۳
عبدالمطلب ۱۳۳
ہاشم ۱۳۴
عبد مناف ۱۳۵
رسول اللہؐ کا نسب پر تبصرہ ۱۳۷
ابوسفیان کا اعتراض ۱۳۹
ابوطالب کے اشعار ۱۳۹
عباس کے مدحیہ اشعار ۱۴۰

نام کی عظمت اور
محمد نام کے چھ اشخاص ۱۴۱

رسول اللہ ﷺ کی ولادت

بروز جمعہ ۱۴۲
مختلف اقوال ۱۴۲
عام الفیل ۱۴۴
قباث ۱۴۴
سوید ۱۴۴
واقعہ فیل کے بعد ۵۰ روز ۱۴۴
رسول اللہ ﷺ کی ولادت
کے واقعات و صفات ۱۴۵
مدینہ میں فوتگی ۱۴۵
راجح قول ۱۴۶
والدہ کا خواب ۱۴۶
عبدالمطلب کا آپ کو
بیت اللہ میں لانا ۱۴۷
ختنہ شدہ ۱۴۸
جبرائیل نے ختنہ کیا ۱۴۸
دستور عرب اور نام ۱۴۸
رسول اللہ ﷺ کی
شب ولادت کے واقعات ۱۴۹
یہودی تاجر کا عجب واقعہ ۱۴۹
یوشع ۱۵۰
ابن باطا یہودی ۱۵۰
شاہ ایران کے محل
لرز جانے کا ذکر ۱۵۱
مراسلہ اور اس کا جواب ۱۵۱
سطیح کی تعبیر ۱۵۲
چودہ کسریٰ ۱۵۳
سطیح ۱۵۳
مکہ میں آمد ۱۵۳

امام ابن کثیر کا تبصرہ ۱۵۵
فصیح جواب ۱۵۵
عبدالمسیح اور خالد کا زہر کھانا ۱۵۵
نرالی روایت ۱۵۵
رسول اللہ ﷺ کی دایہ
کھلایہ اور دودھ پلانے والیاں ۱۵۶
ام ایمن مسماۃ برکت باندی ۱۵۶
ثویبہ ۱۵۷
رسول اللہؐ کی رضاعت کا بیان ۱۵۷
حلیمہؓ ۱۵۷
شرح صدر ۱۵۹
دعائے ابراہیمؑ ۱۵۹
بعد از خدا بزرگ توئی ۱۶۰
نبوت کا علم ۱۶۰
سلائی کے نشانات ۱۶۱
عیسائی قافلہ ۱۶۱
ووجدک ضالا ۱۶۱
متضاد قصہ ۱۶۲
اعجاز یا ارہاص ۱۶۲
خطیب ہوازن کے اشعار ۱۶۲
رضاعت کے بعد ۱۶۳
ابوا میں وفات ۱۶۳
والدہ کے لئے دعائے مغفرت ۱۶۴
اعرابی کا سوال اور ذمہ داری ۱۶۵
عبدالمطلب اور امام بیہقی ۱۶۶
ابن کثیر کی رائے ۱۶۶
ترجیحی سلوک اور وصیت ۱۶۶
سقایہ ۱۶۷
ابوطالب رسول اللہؐ کے کفیل ۱۶۷
قیافہ شناس ۱۶۸
ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر
اور بحیریٰ سے ملاقات ۱۶۸
قراد ابو نوح اور تبصرہ ۱۷۰

نبی علیہ السلام کی تربیت و پرورش ۱۷۲

عریانی ۱۷۲
گانے کی محفل ۱۷۳
حدیث بیہقی کی توجیہ ۱۷۴
توفیق ربانی ۱۷۴
نبی علیہ السلام کی
حرب فجار میں شرکت ۱۷۵
عتبہ کا کارنامہ ۱۷۶
حلف فضول ۱۷۷
مطیبیون ۱۷۷
اغوا ۱۷۹
وجہ تسمیہ ۱۷۹

حضرت خدیجہؓ سے شادی

نکاح ۱۸۰
اولاد ۱۸۰
عمر مبارک ۱۸۱
شادی سے قبل
رسول اللہ ﷺ کا شغل ۱۸۱
کون ولی تھا؟ ۱۸۱
کعبہ کی مرمت و تجدید ۱۸۳
اسرائیلی روایات ۱۸۳

حجر اسود ۱۸۴

حجر اسود رسول اللہ ﷺ
نے نصب کیا ۱۸۴
سیلاب اور ولید بن مغیرہ ۱۸۵
اژدھا ۱۸۵

کعبہ کی قدیم عمارت ۱۸۶
ساحل جدہ پر جہاز ۱۸۶
ابو وہب کا کلام ۱۸۶
تعمیر کی تقسیم ۱۸۶
کتبے ۱۸۷
حجر اسود کے بارے نزاع ۱۸۸
سائب کا بیان ۱۸۸
توسیع ۱۸۹
خمس اور رسومات ۱۹۰
رسول اللہ ﷺ کی بعثت
اور چند بشارات کا ذکر ۱۹۱
علامات قبل از رسالت ۱۹۱
آسمانی خبروں کی حفاظت ۱۹۲
جنب کا کاہن ۱۹۳
باعث اسلام ۱۹۳
بحق نبی امی ۱۹۴
سلام بدری اور ایک یہودی ۱۹۴
یوشع یہودی ۱۹۴
ابن ہیبان یہودی ۱۹۴
زید بن سعید ۱۹۵
سلمان فارسی کا مسلمان ہونا ۱۹۶
مزید پابندی ۱۹۶
تعلیم و تدریس ۱۹۶
نیا عالم ۱۹۷
موصل میں قیام ۱۹۷
نصیبین میں قیام ۱۹۷
عموریہ میں رہائش ۱۹۸
کلب کی بے وفائی ۱۹۸
وادی القریٰ ۱۹۸
مدینہ ۱۹۸
آزمائش ۱۹۹
سب سے اول مدینہ میں فوت
ہونے والا صحابی ۱۹۹
معجزات کا ظہور ۱۹۹
معجزہ ۲۰۰
عیسیٰؑ یا وصی ۲۰۰

رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے عجیب واقعات کا بیان

عبد المطلب کا خواب ۲۰۴
ابو سفیان کا ایک بے ساختہ فقرہ ۲۰۵
عمرو بن مرہ جھنی کا واقعہ ۲۰۶
مکتوب نبویؐ ۲۰۷
خاص عہد ۲۰۸
کب نبوت عطا ہوئی ۲۰۸
پیشانیوں پر نورؒ ۲۰۸
حق محمد اور ایک روایت ۲۱۰
ہر نبی نے اعلان کیا ۲۱۰
معجزہ اور اس کی تفصیل ۲۱۰
بستر مرگ پر یہودی بچے کا
مسلمان ہونا ۲۱۱
عذر لنگ ۲۱۱
علم بارودش ۲۱۲
مکتوب نبوی ۲۱۲
بخت نصر کا خواب
اور دانیال کی تفسیر ۲۱۲
تورات اور قرآن میں آپ کی
صفات ۲۱۳
زبور میں خیر الامم کا ذکر ۲۱۵
گذشتہ کتابوں میں
آپ ﷺ کے ذکر خیر کی
تصدیق قرآن مجید سے ۲۱۵
فار قلیط ۲۱۵
انجیل میں ۲۱۶
عجب نوشت ۲۱۶
انبیاءؑ کی تصاویر ۲۱۷
سیف بن ذی یزن کا قصہ ۲۱۷
محمد نام کیوں رکھا؟ ۲۲۰
اوس کی پیش گوئی ۲۲۰
جنات کی غیبی آوازوں کا بیان
اور حضرت عمرؓ فاروق کا اسلام ۲۲۱
سواد بن قارب ۲۲۲
عزم مکہ ۲۲۴
اعادۃ ۲۲۵
جبل سراۃ ۲۲۶
ھند ۲۲۶
مازن عمانیؓ ۲۲۶
مدینہ میں اول خبر ۲۲۸
عثمانؓ کا سفر اور خبر ۲۲۸
سعیرہ کاہنہ ۲۲۸
جن کا خلصہ لڑکی سے جفتی
کرنا اور اس سے بچہ پیدا ہونا ۲۲۹
معلق سوار ۲۳۰
ابن مرداس کا اسلام قبول کرنا ۲۳۰
بت سے آواز اور خثعمی
لوگوں کا مسلمان ہونا ۲۳۲
جنات سے پناہ اور عجب واقعہ ۲۳۳
غیر اللہ سے پناہ ۲۳۴
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جنات
سے جنگ، بے بنیاد قصہ ۲۳۴
بسم اللہ کی فضیلت ۲۳۴
نجاشی، زید اور ورقہ کا مذاکرہ ۲۳۷
زملؓ کا مسلمان ہونا ۲۳۸

اس نے کہا جی ہاں پھر اس نے کہا' کیا تو میرے رسول اللہ ہونے کی شہادت دیتا ہے تو اس نے کہا مجھے سنائی نہیں دیتا۔ مسیلمہ کذاب نے اس کا پورہ پورہ کاٹ دیا اور (وہ یہی کہہ رہا تھا) یہاں تک کہ اس نے جام شہادت نوش کر لیا' غفراللہ ورضی عنہ۔ ام عمارہ جنگ یمامہ میں مسلمانوں کے ہمراہ گئی' مسیلمہ جہنم رسید ہوا' ام عمارہ کا ہاتھ بے کار ہو گیا اور ان کو بارہ زخم آئے' رضی اللہ عنہا۔ ام صنیع اسماء بنت عمرو بن عدی بن نابی رضی اللہ عنہا۔

مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت : زہری بذریعہ عروہ' عائشہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں قیام کے دوران مسلمانوں کو بتایا کہ مجھے تمہارا مقام ہجرت دکھایا گیا ہے کہ وہ شور زدہ علاقہ ہے' کھجوروں والا دو کالی پتھریلی زمینوں کے درمیان' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے جب یہ بیان کیا تو بعض لوگوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور حبشہ کے بعض مہاجر بھی مدینہ چلے آئے۔ (رواہ البخاری) ابو موسیٰ نے نبی علیہ السلام سے بیان کیا ہے کہ مجھے خواب آیا ہے کہ میں مکہ چھوڑ کر کھجور والے علاقے میں ہجرت کر رہا ہوں تو میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ یمامہ ہے یا ہجر۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ مدینہ ہے یعنی یثرب' اس حدیث کو مکمل طور پر امام بخاری نے متعدد مقامات پر مرفوع بیان کیا ہے۔ یہ دونوں روایات امام مسلم نے ابو کریب سے بیان کی ہیں۔ نیز امام مسلم نے (ابو کریب اور عبداللہ بن مراد' ابو اسامہ' یزید بن عبداللہ بن ابی بردہ' جدہ ابی بردہ) ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری سے طویل حدیث مرفوع بیان کی ہے۔

منکر روایت ہجرت کے بیان میں : بیہقی (ابو عبداللہ الحافظ' ابو العباس قاسم بن قاسم سیاری در مرو' ابراہیم بہ ہلال' علی بن حسن بن شفیق' عیسیٰ بن عبید کندی' غیلان بن عبداللہ عامری' ابو زرعہ بن عمرو بن جریر) جریرؓ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ ان تین علاقہ جات میں سے آپ جہاں بھی جاؤ وہ آپ کا دار ہجرت ہے۔ مدینہ یا بحرین یا قنسرین' اہل علم کا بیان ہے کہ پھر آپ کے لئے مدینہ کا عزم پیدا کر دیا گیا اور آپ نے صحابہؓ کو مدینہ کی طرف ہجرت کا ارشاد فرمایا۔

یہ حدیث نہایت غریب ہے اس کو امام ترمذی نے جامع ترمذی کے مناقب میں بیان کیا ہے (اور وہ اس کے بیان میں منفرد ہیں) ابو عمار حسین بن حریث (فضل بن موسیٰ' عیسیٰ بن عبید' غیلان بن عبداللہ العامری' ابو زرعہ بن عمر بن جریر) جریر سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی ہے کہ ان تین علاقہ جات میں سے جہاں بھی جاؤ وہ تمہارا دار ہجرت ہے۔ مدینہ یا بحرین یا قنسرین۔ امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو صرف فضل بن موسیٰ کی سند سے ہی جانتے ہیں' اس میں ابو عمار منفرد ہے۔ میں --- ابن کثیر--- کہتا ہوں کہ غیلان بن عبداللہ عامری کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے مگر اس نے کہا ہے کہ اس (غیلان) نے ابو زرعہ سے ہجرت کے بیان میں ایک منکر روایت بیان کی ہے' واللہ اعلم۔

جہاد کا اذن : ابن اسحاق کا بیان ہے کہ اس آیت (۲۲/۳۹) کے ذریعہ لڑائی کی اجازت مرحمت ہوئی کہ جن سے کافر لڑتے ہیں انہیں بھی لڑنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس لئے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور بے

شک اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ وہ لوگ جنہیں ناحق ان کے گھروں سے نکال دیا گیا ہے' صرف اس کہنے پر کہ ہمارا رب اللہ ہے اور جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دفاع جنگ کی اجازت دی اور انصار نے اسلام قبول کر لیا' آپؐ کی اور آپ کے تابعداروں کی' اور اپنے ہاں مسلمان پناہ گزینوں کی امداد کی حامی بھر لی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی قوم کے مہاجروں اور اپنے ساتھ مکہ میں رہنے والے' مسلمانوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی اور اپنے انصار بھائیوں کے پاس رہنے کی اجازت فرما دی' اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اسلامی بھائی بنا دیئے ہیں اور ایسا مقام مہیا کر دیا ہے کہ جس میں تم پر امن رہو۔ چنانچہ گروہ در گروہ لوگ ہجرت کر کے مدینہ چلے آئے اور خود رسول اللہ ﷺ مدینہ کی طرف ہجرت کے لئے اللہ کے حکم کا انتظار کرنے لگے۔

پہلا مہاجر : قریشی صحابہؓ میں سے' مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والا سب سے پہلا مہاجر ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ ہجرت حبشہ سے واپسی کے بعد' جب اس کو قریش نے اذیت پہنچائی تو اس نے حبشہ جانے کا دوبارہ عزم کر لیا پھر اس کو معلوم ہوا کہ مدینہ میں اسلامی بھائی موجود ہیں تو اس نے مدینہ کی طرف ہجرت کا عزم کر لیا۔ ان کی یہ مدینہ کی طرف ہجرت بیعت عقبہ سے ایک سال قبل تھی۔

سفر کی دلخراش داستان : ابن اسحاق کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد نے سلمہ بن عبداللہ بن عمر بن ابی سلمہ کی معرفت اس کی دادی ام سلمہؓ نے بتایا کہ ابو سلمہؓ نے جب مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا تو اپنی سواری کو تیار کیا اور مجھے اس پر سوار کر لیا (میری گود میں میرا بیٹا سلمہ بھی تھا) اور سواری کو لے کر باہر نکلے تو بنی مغیرہ کے لوگوں نے ان کو روک لیا کہ تم خود تو ہجرت سے باز نہیں آئے مگر ہم ''ام سلمہ'' اپنی خاتون کو دوسرے علاقہ میں لے جانے کی اجازت نہ دیں گے چنانچہ انہوں نے ابو سلمہ کے ہاتھ سے اونٹ کی مہار چھین لی اور مجھے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر ابو سلمہ کا خاندان' بنی عبدالاسد بھی طیش میں آ گیا' اس نے کہا واللہ! ہم اپنا لڑکا ''ام سلمہ'' کے پاس نہ چھوڑیں گے جبکہ تم نے اس کو ابو سلمہ سے چھین لیا ہے' چنانچہ انہوں نے ''سلمہ'' کو باہم دگر کھینچنا شروع کیا' یہاں تک کہ بنی مغیرہ نے اس کو چھوڑ دیا' اب یہ صورت حال ہے کہ ''سلمہ'' کو بنی اسد لے گئے۔ مجھے (ام سلمہؓ) بنی مغیرہ نے پکڑ لیا اور ابو سلمہؓ تنہا مدینہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے اور مجھے اپنے خاوند اور بیٹے سے الگ اور جدا کر دیا گیا۔

میں صبح روزانہ ''ابطح'' میں آ کر بیٹھ جاتی اور شام تک روتی رہتی' قریباً سال بھر میری یہی کیفیت رہی۔ یہاں تک کہ بنی مغیرہ میں سے میرا ایک چچا زاد بھائی آیا اور اس نے میری حالت دیکھ کر مجھ پر رحم کھایا اور بنی مغیرہ کو کہا' کیا تم اس بے چاری پر ظلم و تشدد سے باز نہ آؤ گے۔ اس کو' اس کے شوہر اور فرزند سے جدا کر رکھا ہے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے شوہر کے پاس جانے کی اجازت دے دی اور بنی اسد نے میرا بیٹا بھی میرے حوالے کر دیا۔ میں نے اونٹ پر سوار ہو کر بیٹا اپنی آغوش میں لے لیا اور اپنے شوہر کے پاس جانے کے لئے مدینہ روانہ ہو گئی۔ میرے ساتھ کوئی بندہ بشر نہ تھا' یہاں تک کہ میں ''تنعیم'' میں پہنچی تو عثمان بن

طلحہ بن ابی طلحہ عبدری مجھے ملا اور اس نے پوچھا اے بنت ابی امیہ! کہاں جا رہی ہو؟ عرض کیا مدینہ میں اپنے خاوند کے پاس' اس نے پوچھا کیا تمہارے ہمراہ کوئی بھی نہیں ہے؟ عرض کیا اللہ اور میرے اس لخت جگر کے علاوہ کوئی بھی میرے ہمراہ نہیں تو اس نے کہا واللہ! میں تجھے تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔

چنانچہ اس نے اونٹ کی مہار پکڑلی اور وہ میرے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ میں نے کسی عرب کو اس سے بہتر رفیق سفر نہیں پایا' جب "منزل" پر پہنچتا تو میری سواری کو بٹھاتا اور خود وہ پیچھے ہٹ جاتا' میں نیچے اتر جاتی تو سواری سے پالان اتار کر رکھ دیتا اور سواری کو درخت سے باندھ کر علیحدہ کسی درخت کے سایہ کے نیچے لیٹ جاتا' جب روانہ ہونے کا وقت آتا تو سواری پر پالان ڈال کر پیچھے ہٹ جاتا اور مجھے کہتا سوار ہو جاؤ' میں جب سوار ہو جاتی تو سواری کی مہار پکڑ کر آگے آگے چلتا یہاں تک کہ مجھے پڑاؤ پر اتار دیتا' اس کا مدینہ پہنچنے تک یہی دستور رہا' جب اس نے قباء میں بنی عمرو بن عوف کی بستی دیکھی تو اس نے کہا' تیرا شوہر اس بستی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خیر و برکت کے ساتھ اس کے پاس چلی جاؤ (ابو سلمہ وہاں مقیم تھا' میں اس کے پاس چلی گئی) اور عثمان مکہ واپس ہو گیا ـــــ ام سلمہؓ کہا کرتی تھی کہ اسلام میں' جس قدر "آل ابی سلمہ" کو تکلیف و اذیت پہنچی ہے میرے علم میں کسی کو ایسی مشقت اور کوفت نہیں پہنچی اور عثمان بن طلحہ سے اچھا اور محبت کرنے والا ساتھی میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

عثمان بن طلحہ عبدری : صلح حدیبیہ کے بعد مسلمان ہوا' وہ اور خالد بن ولید دونوں اکٹھے ہجرت کر کے مدینہ آئے' غزوہ احد ۳ھ میں اس کا والد طلحہ اور اس کے تین بھائی حارث' کلاب اور مسافع' اور اس کا چچا عثمان بن ابی طلحہ ہلاک ہوا' فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی چابی عثمان بن طلحہ اور اس کے ابن عم شیبہ کے سپرد کی اور جاہلیت کے دستور کے مطابق اسلامی دور میں بھی ان کا کعبہ کی کلید برداری کا منصب قائم رکھا اور اس بارے آیت (۴/۵۸) نازل ہوئی **ان اللہ یامرکم ان تؤدو الامانات الی اھلھا** ابن اسحاق کا بیان ہے کہ ابو سلمہؓ کے بعد' بنی عدی کا حلیف' عامر بن ربیعہ' اپنی بیوی لیلیٰ بنت ابی حثمہ عدوی کے ہمراہ مدینہ ہجرت کر کے آیا' بعد ازاں عبداللہ بن جحش بن رئاب بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ حلیف بنی امیہ بن عبد شمس اپنے اہل و عیال اور بھائی عبد ابو احمد ـــــ عبد' ابو احمد کا نام ہے جیسا کہ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے اور بعض اس کا نام ثمامہ بتاتے ہیں۔ بقول سہیلی پہلا نام صحیح ہے۔

ابو احمد : نابینا تھا' مکہ کے نشیب و فراز میں تنہا بغیر کسی کی راہنمائی کے چلتا پھرتا تھا' وہ شاعر تھا' اس کی بیوی' امیر معاویہؓ کی بہن فارعہ تھی' اور والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب تھی ـــــ بنی جحش کی ہجرت کے بعد ان کے مکانات' مقفل اور ویران ہو گئے۔

اندوہ ناک منظر : ایک روز مکہ کے بالائی حصہ میں عتبہ بن ربیعہ' عباس بن عبدالمطلب اور ابو جہل بن ہشام اکٹھے چل رہے تھے کہ عتبہ نے دیکھا کہ بنی جحش کے مکانات خالی پڑے ہیں اور کھلے کواڑ کھٹکھٹا رہے ہیں' اس زبوں حالی کو دیکھ کر اس نے لمبا سانس لے کر کہا۔

وکل دار وإن طالت سلامتها يوما ستدركها النكباء والحوب

(ہر گھر خواہ وہ کتنی دیر سلامت رہے ایک روز اس پر ہوا کے جھکڑ چلیں گے اور تباہی آئے گی)

(ابن ہشام کا بیان ہے کہ یہ شعر ابوداؤد ایادی کے قصیدہ میں ہے اور بقول سہیلی' ابوداؤد کا نام ہے' حنظلہ بن شرقی یا حارثہ)

تو پھر عتبہ نے کہا بنی جحش کے مکانات ویران پڑے ہیں کوئی ان میں آباد نہیں تو ابوجہل نے کہا تو ایسے بے وقار آدمیوں پر کیوں روتا ہے؟ پھر اس نے عباس کو متوجہ کر کے کہا' یہ تیرے بھتیجے کا کارنامہ ہے۔ اس نے ہماری قوم میں خلفشار پیدا کیا' ہماری یک جہتی کو نقصان پہنچایا اور ہمارے درمیان قطع رحمی کو اجاگر کیا۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ ابو سلمہ' عامر بن ربیعہ اور بنی جحش قباء میں مبشر بن عبدالمنذر کے ہاں فروکش ہوئے۔ بنی غنم بن دودان' ایک مسلمان خاندان تھا ان کے سب مرد و زن ہجرت کر کے مدینہ چلے آئے۔ عبداللہ بن جحش' ابو احمد بن جحش' عکاشہ بن محصن' شجاع' عقبہ پسران وھب' اربد بن جمرہ' منقد بن نباتہ' سعید بن رقیش' محرز بن نضلہ' زید بن رقیش' قیس بن جابر' عمرو بن محصن' مالک بن عمرو' صفوان بن عمرو' ثقف بن عمرو' ربیعہ بن اکثم' زبیر بن عبیدہ' تمام بن عبیدہ' سنجرہ بن عبیدہ' محمد بن عبداللہ بن جحش اور خواتین میں سے زینب بنت جحش' حمنہ بنت جحش' ام حبیب بنت جحش' جدامہ بنت جندل' ام قیس بنت محصن' ام حبیب بنت ثمامہ' آمنہ بنت رقیش' سنجرہ بنت تمیم۔

ابو احمد بن جحش شاعر نے ان کی ہجرت کے بارے کہا۔

ولما رأتني أم احمد غاديا بذمة من أخشى بغيب وأرهب
تقول فاما كنت لا بد فاعلا فيمم بنا البلدان ولننأ يثرب
فقلت لها ما يثرب بمظنة وما يشأ الرحمن فالعبد يركب
إلى الله وجهي والرسول ومن يقم إلى الله يوما وجهه لا يخيب
فكم قد تركنا من حميم مناصح وناصحة تبكي بدمع وتندب

(جب مجھے ام احمد نے صبح سویرے اس ذات کی پناہ اور امان میں جاتے ہوئے دیکھا جس سے میں ان دیکھے ڈرتا ہوں۔ تو اس نے کہا اگر تو لامحالہ کہیں جانے والا ہے تو یثرب سے ہٹ کر کہیں اور لے چل۔ میں نے اس کو کہا یثرب میرا متوقع مقام نہیں ہے اور جو اللہ چاہتا ہے انسان اس پر عمل در آمد کرتا ہے۔ میرا اللہ اور رسول کی طرف قصد ہے اور جو اللہ کی طرف کبھی قصد کرے گا وہ خائب و خاسر نہ ہو گا۔ ہم نے بہت سے خالص دوست اور خیر خواہ روتے اور بلکتے چھوڑے ہیں)

ترى أن وترا نائيا عن بلادنا ونحن نرى أن الرغائب نطلب
دعوت بني غنم لحقن دمائهم وللحق لما لاح للناس ملحب
أجابوا بحمد الله لما دعاهم إلى الحق داع والنجاح فاوعبوا
وكنا وأصحابا لنا فارقوا الهدى أعانوا علينا بالسلاح وأجلبوا

اور میں نے اس کو تلوار سے مارا' یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے حسان! کیا تو میری قوم پر منہ پھٹ ہو گیا ہے کہ اللہ نے ان کو اسلام کی ہدایت کی' پھر کہا اے حسان! اس سرکوبی کا احسان کرو' تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ آپ کے اختیار میں ہے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسانؓ کو اس کے معاوضہ میں وہ باغ عطا کر دیا جو ابو طلحہ نے خیرات کیا تھا اور قبطیہ کنیز سیرین بھی دے دی' اس سے عبدالرحمان بن حسان پیدا ہوا۔ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ ابن معطلؓ کے بارے تحقیق ہوئی تو معلوم ہوا کہ وہ "حصور" آدمی ہے۔ اسے عورتوں کی اشتہا نہیں' اور وہ شہید ہوا۔

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حسانؓ نے حضرت عائشہؓ سے انکے بارے معذرت کرتے ہوئے یہ اشعار کہے

حَصَانٌ رزانٌ ما تُزنُّ بريبة وتصبح غَرْثَى من لحوم الغوافل
عقيلة حيٍّ من لؤيّ بن غالب كرام المساعی مجدهم غير زائل
وان الذی قد قيل ليس بلائط بك الدهر بل قيلُ أمرئ بی ماحل

(پاک دامن ہے سنجیدہ باوقار' اس پر تہمت نہیں لگائی جاتی اور صبح کو غافل عورتوں کے گوشت سے بھوکی اٹھتی ہے۔ (یعنی غیبت نہیں کرتی) مساعی جمیلہ کے حامل لوی بن غالب کے قبیلہ کی باکمال عورت ہے ان کا مجد و شرف لازوال ہے۔ جو بات مشہور کی گئی ہے وہ آپ پر کبھی ثابت نہ ہو گی بلکہ یہ میرے بارے ایک چغل خور کی بات ہے)

فان كنت قد قلت الذی قد زعمتم فلا رفعت سوطی الیّ أناملی
فكيف وودی ما حييت ونصرتی لآل رسول الله زين المحافل
وان لهم عزا تری الناس دونه قصاراً وطال العز كل التطاول

(اگر وہ بات میں نے کہی ہو جس کا تم گمان کرتے ہو تو میرے ہاتھ کی انگلیاں کوڑا نہ اٹھائیں۔ یہ کیسے ممکن ہے حالانکہ میری مودت اور نصرت آل رسول کے لئے وقف ہے جو محفلوں کی رونق اور زینت ہیں۔ بے شک وہ عالی مقام اور باعزت ہیں لوگوں کو تو ان کے مقابلے میں ہیچ دیکھے گا اور ان کی عزت سب سے غالب ہے۔)

غزوہ حدیبیہ

امام زہری' نافع مولیٰ ابن عمرؓ' قتادہ' موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن اسحاق وغیرہ سے بلا اختلاف منقول ہے کہ غزوہ حدیبیہ ماہ ذی قعد ۶ھ میں وقوع پذیر ہوا اور یہی قول ابن لھیعہ نے ابو الاسود کی معرفت عروہ سے نقل کیا ہے کہ یہ جنگ ماہ ذی قعد ۶ھ میں پیش آئی۔ یعقوب بن سفیان نے (اسماعیل بن خلیل' علی بن مسہر' ہشام بن عروہ') عروہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کی طرف رمضان میں روانہ ہوئے اور ماہ شوال میں جنگ پیش آئی یہ عروہ کا قول نہایت غریب ہے۔

(ھدبہ از ہمام از قتادہ از انس بن مالک) ایک متفق علیہ روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہ ذی قعد میں چار عمرے کئے ماسوائے حج والے عمرے کے' عمرہ حدیبیہ ماہ ذی قعد میں۔ (۲) آئندہ سال والا عمرہ ماہ ذی قعد میں (۳) اور جعرانہ سے آکر عمرہ کیا ماہ ذی قعد میں جہاں غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا' (۴) اور عمرہ حج کے ساتھ۔ ھذا لفظ البخاری۔

امام ابن اسحاق کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان اور شوال مدینہ میں بسر کیا اور ماہ ذی قعد میں عمرہ کے ارادے سے روانہ ہوئے نہ کہ جنگ کے ارادہ سے' بقول ابن ہشام' غیلہ بن عبداللہ لیثی کو مدینہ کا امیر مقرر کیا۔

عوام کو دعوت عمرہ : ابن اسحاق کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرب اور گرد و نواح کے دیہاتیوں کو اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی آپ کو قریش سے یہ خطرہ درپیش تھا کہ وہ آپ سے جنگ کریں گے یا بیت اللہ میں داخل ہونے سے روک دیں گے مگر اکثر دیہاتیوں نے تاخیر کی اور پیچھے رہ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے عمرے کا احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی تاکہ لوگ جنگ سے بے خوف ہو جائیں اور ان کو معلوم ہو جائے کہ رسول اللہ ﷺ صرف بیت اللہ کی زیارت اور اس کی تعظیم و تکریم کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔

۷۰۰ یا ۱۴۰۰ : ابن اسحاق (زہری' عروہ بن زبیر) مود بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے (۶ھ) بیت اللہ کی زیارت کی خاطر روانہ ہوئے تھے جنگ و جدال کا قطعاً ارادہ نہ تھا' اپنے ہمراہ قربانی کے لئے ستر اونٹ لئے' ہر دس افراد کے لئے ایک اونٹ تھا اور لوگوں کی تعداد سات سو تھی مگر جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے کہ حدیبیہ میں ہم لوگ چودہ سو تھے۔

ہائے قریش : امام زہری کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ چلتے چلتے عسفان میں پہنچے تو وہاں بشر بن سفیان کعبی نے آپؐ سے ملاقات کی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! قریش کو آپ کی روانگی کا علم ہو چکا ہے وہ چیتوں کی پوستین پہنے بال بچوں کے ہمراہ' وادی ذی طویٰ میں فروکش ہیں اور ان کا معاہدہ ہے کہ آپ مکہ میں کبھی داخل نہ ہو سکیں گے۔ یہ ہے خالد بن ولید جو اپنے لشکر میں "کراع غمیم" میں موجود ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' ہائے قریش! کو جنگ نے تباہ کر دیا ہے' ان کو کیا نقصان ہے؟ اگر وہ میرے اور باقی عرب کے درمیان سے ہٹ جائیں' اگر وہ ہمیں ہلاک کر دیں تو یہی ان کا مقصد ہے اگر مجھے اللہ غالب فرما دے تو وہ بھی صحیح سلامت اسلام میں داخل ہو جائیں اگر وہ نہ بھی مسلمان ہوں تو خوب طاقت و توانائی سے برسرپیکار ہوں۔ قریش کیا گمان رکھتے ہیں! واللہ! اس دین کے لئے جس پر اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے' میں برابر لڑتا رہوں گا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ اس کو غالب کر دے یا میری گردن جدا ہو جائے۔

حطہ : پھر آپ نے فرمایا کوئی ہے جو ہمیں کراع غمیم کے راستہ کے علاوہ کسی اور راستہ سے لے چلے (ابن اسحاق نے عبداللہ بن ابی بکرؓ سے بیان کیا ہے) کہ ایک اسلمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں یہ فریضہ انجام دوں گا۔ تو وہ پہاڑی گھاٹیوں کے درمیان سے نہایت دشوار گزار اور سنگلاخ راستہ پر لے چلا' جب اس کٹھن راستہ کو طے کر کے وادی کے اختتام پر نرم و سہل راستہ میں آئے تو آپ نے فرمایا کہو

"نستغفراللّٰہ ونتوب الیہ" لوگوں نے یہ کلمہ کہا تو آپ نے فرمایا واللہ! یہ کلمہ "حطہ" ہے جو بنی اسرائیل پر پیش کیا گیا مگر انہوں نے نہ کہا۔

حدیبیہ : امام زہری کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ دائیں طرف چلیں "حمض" کے درمیان سے، اس راستہ پر جو "ثنیۃ المرار" پر جا نکلتا ہے، زیریں مکہ سے حدیبیہ میں داخل ہونے کے راستے۔ چنانچہ اسلامی لشکر اس راستہ پر روانہ ہوا تو قریش نے لشکر کی گرد و غبار دیکھ کر کہا کہ انہوں نے راستہ تبدیل کر لیا ہے تو فوراً قریش کے پاس مکہ پلٹ آئے۔

رسول اللہ ﷺ اس راستہ پر چلتے چلتے "ثنیۃ المرار" میں پہنچے اور آپ کی سواری بیٹھ گئی تو لوگوں نے کہا سواری اڑ گئی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ اڑی نہیں اور نہ اس کی یہ عادت ہے لیکن اللہ تعالیٰ اور ہاتھی کو روکنے والے نے اس کو مکہ میں داخل ہونے سے روک لیا ہے۔ آج قریش مجھے صلہ رحمی کی طرف دعوت دیں گے تو میں ضرور قبول کر لوں گا بعد ازاں آپ نے فرمایا یہاں اتر جاؤ تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وادی میں پانی نہیں ہے جس پر فروکش ہوں چنانچہ آپ نے "تیر دان" سے تیر نکال کر ایک آدمی کے سپرد کیا وہ کنوئیں کے نیچے اترا اور اس نے وسط میں گاڑ دیا اور چشمے سے پانی مسلسل ابلتا رہا یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو بھی پانی پلانے کے لئے آس پاس بٹھا دیا۔

کون اترا : ابن اسحاق نے کسی اسلمی سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا تیر لے کر کنوئیں میں اترنے والا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کا سائق ناجیر بن جندبؓ اور بعض اہل علم نے نقل کیا ہے کہ براء بن عازبؓ کہا کرتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا تیر لے کر کنوئیں میں اترا تھا۔ خدا معلوم کہ کون اترا۔

لیکن ابن اسحاق نے ناجیر کے حق میں درج ذیل شعر سے استدلال کیا ہے کہ ایک انصاری لڑکی آئی اور ناجیر کنوئیں کے اندر ڈول بھر رہا تھا تو اس لڑکی نے کہا۔

یا أیھا المائح دلوی دونکا انی رأیت الناس یحمدونکا

(اے ڈول بھرنے والے میرا ڈول پکڑ میں نے لوگوں کو تیری تعریف کرتے سنا ہے کہ وہ تجھے اچھا کہتے ہیں اور تیرے مجد و شرف کا اعلان کرتے ہیں)

اس لڑکی کے جواب میں اس نے کہا۔

قد علمت جاریۃ یمانیہ انی أنا المائح واسمی ناجیہ

(یعنی لڑکی کو معلوم ہے کہ میں ڈول بھر رہا ہوں اور میرا نام تجیدہے)

بدیل : امام زہری کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اطمینان سے فروکش ہو گئے تو بدیل بن ورقاء خزاعی اپنی قوم کے چند افراد کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ سے گفتگو کی اور تشریف لانے کا سبب پوچھا تو آپ نے ان کو بتایا کہ ہم کسی سے لڑنے نہیں آئے ہم تو صرف بیت اللہ کی زیارت اور اس کی تعظیم و توقیر کے لئے آئے ہیں۔ پھر آپ نے اس کو وہ گفتگو سنائی جو بشر بن سفیان کعبی سے ہوئی تھی، اس نے واپس جا کر قریش کو کہا، اے معشر قریش تم عجلت سے کام لے رہے ہو۔ محمدؐ لڑائی کے لئے

نہیں آئے وہ تو محض بیت اللہ کی زیارت کے لئے آئے ہیں۔ یہ سن کر قریش نے اس پر اعتبار نہ کیا اور اس کو درشتی سے پیش آئے۔ اور کہا اگرچہ وہ بیت اللہ کی زیارت کے لئے آیا ہے لڑائی کی غرض سے نہیں آیا' ہم اس کو بزور داخل نہ ہونے دیں گے اور نہ ہی عرب میں اس بات کا چرچا ہو گا۔ بقول امام زہری خزاعہ قبیلہ کے سب لوگ مسلم اور غیر مسلم رسول اللہ ﷺ کے رازدار تھے وہ آپ سے مکہ کی کوئی بات مخفی نہ رکھتے تھے۔

مکرز : پھر انہوں نے مکرز بن حفص بن اخیف یکے از بنی حارث بن عبد مناف بن کنانہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا۔ آپ نے اس کو آتا ہوا دیکھ کر فرمایا یہ بدعہد آدمی ہے۔ جب اس نے آپ کے پاس آکر گفتگو کی تو آپ نے اس کو وہی بات کہی جو بدیل وغیرہ سے کہی تھی چنانچہ اس نے قریش کو سب کارروائی سنا دی۔

حلیس : پھر قریش نے حلیس بن علقمہ یا ابن زبان کو جو اس عہد میں احابیش کا رئیس تھا' روانہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھ کر فرمایا یہ اس قوم کا فرد ہے جو توحید پرست ہے' تم قربانی کے جانوروں کو اس کے سامنے کھڑا کر دو کہ وہ دیکھ سکے۔ جب اس نے "ھدی" کو دیکھا جو وادی کے کنارے سے اس کے سامنے آ رہے ہیں' ان کے گلوں میں ہار ہیں' قربان گاہ میں نہ پہنچنے کی وجہ سے ان کے بال جھڑ چکے ہیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس نہیں گیا' وہیں سے قریش کے پاس پلٹ آیا اور ان کو حقیقت حال سے آگاہ کر دیا تو انہوں نے کہا بیٹھ جاؤ تم تو ایک دیہاتی ہو' تمہیں ایسی باتوں سے کیا سروکار۔

حلیس کی دھمکی : ابن اسحاق نے عبداللہ بن ابی بکر سے بیان کیا ہے کہ حلیس اس وقت تاؤ میں آگیا اور اس نے کہا اے قریش! واللہ! اس بات پر ہم نے تم سے معاہدہ کیا ہے اور نہ ہی تمہارے حلیف بنے ہیں۔ کیا جو شخص بیت اللہ کی تعظیم و تکریم کی خاطر آئے اسے روک دیا جائے۔ بخدا تم محمدؐ اور اس کے عزم کے درمیان حائل نہ ہو گے یا میں تمام احابیش کو لے کر یکبارگی حملہ کر دوں گا۔ تو یہ سن کر انہوں نے کہا ذرا ٹھہرو کہ ہم ان سے اپنی مرضی کے مطابق عہد و پیمان لے لیں۔

عروہ ثقفی : امام زہری کا بیان ہے کہ پھر قریش نے عروہ بن مسعود ثقفی کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا۔ اور اس نے کہا اے گروہ قریش! میں دیکھ چکا ہوں کہ تم جس کو محمدؐ کے پاس بھیجتے ہو جب وہ واپس آتا ہے تو تم اس سے بدکلامی اور خفگی سے پیش آتے ہو --- عروہ سبیعہ بنت عبد شمس کا بیٹا تھا --- تم جانتے ہو کہ تم میرے ننھیال ہو اور میں تمہارا بھانجا ہوں۔ میں نے تمہاری مصیبت کے بارے سنا' اپنی قوم کے لوگوں کو اکٹھا کیا اور ان کو تمہاری مدد کے لئے لے آیا یہاں تک کہ میں نے بذات خود تمہاری مدد کی تھی۔ یہ سن کر سب نے کہا' ہاں تم ٹھیک کہتے ہو' ہماری تمہارے بارے کوئی بدگمانی نہیں۔

ابو بکرؓ کا ایمانی جوش : چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کے سامنے بیٹھ کر اس نے کہا اے محمد! آپ نے ادھر کے کچھ لوگ اکٹھے کر لئے ہیں اور ان کو لے کر اپنے خاندان کی تباہی کے لئے آگئے ہیں۔ سنو! یہ قریش اپنے بال بچوں کو لے کر میدان میں آچکے ہیں۔ انہوں نے چیتے کی پوستین زیب